سیرتِ نبوی پر معرکۃ الآرا کتاب

زاد المعاد

اوّل : آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ و شمائل، عادات و خصائل، اسوہ و سنت، معمولات
اور اصولِ زندگی، مجاہدات و غزوات، معاملات اور طرزِ زندگی، خادموں سے برتاؤ،
دشمنوں سے سلوک، گھر والوں سے معاشرت پر مشتمل ہے۔

دوم : یہ حصہ مشتمل ہے رحمتِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات و مجاہدات۔ معاملات
دینی و دنیوی میں آپؐ کے اسوۂ مبارک اور سنّتِ طیبہ، نیز حالات و سوانح اور معمولات
نبوی کی روشنی میں بہت ہی اہم نکات و نوادر مسائل فقہیہ پر

۱/۲

علامہ حافظ ابنِ قیمؒ

نفیس اکیڈمی - کراچی

سیرت النبیؐ پر دنیا کی سب سے زیادہ مستند اور عظیم الشان کتاب

زاد المعاد

فی

ھدی خیر العباد

اوّل - دومؔ

اوّل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ و شمائل، عادات و خصائل، اسوہ و سنت، معمولات اور اصولِ زندگی، مجاہدات و غزوات، معاملات اور طرزِ زندگی، خادموں سے برتاؤ، دشمنوں سے سلوک، گھر والوں سے معاشرت پر مشتمل ہے۔

دوم: یہ حصّہ مشتمل ہے رحمتِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و مجاہدات، معاملات دینی و دنیوی میں آپؐ کے اسوۂ مبارک اور سنت طیّبہ، نیز حالات و سوانح اور معمولات نبویؐ کی روشنی میں بہت ہی اہم نکات و نوادر مسائلِ فقہیہ پر

مُصنّفہ: علّامہ حافظ ابی عبد اللہ محمّد ابنِ قیّم

ترجمہ: رئیس احمد جعفری

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

زَادُ المَعَادْ

نام کتاب : ________	زادالمعاد (اوّل، دوم)
مصنفہ : ________	علّامہ حافظ ابنِ قیّم
مترجم : ________	رئیس احمد جعفری
ناشر : ________	نفیس اکیڈمی۔ کراچی
طبع : ________	۱۹۹۰ء
ایڈیشن : ________	آفسٹ
ضخامت : ________	۹۸۰ صفحات

ٹیلیفون : ۲۱۳۳۰۳

احمد برادرز پرنٹرز۔ ناظم آباد۔ کراچی

ازدواجی معاملات اور معمولاتِ حیات

میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اصول اور اُسوۂ حسنہ

حضرت انسؓ سے حدیث صحیح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:۔

مجھے تمہاری دنیا کی دو چیزیں پسند ہیں، ایک عورت اور دوسری خوشبو۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور جن راویوں نے "تین چیزیں پسند ہیں" کی روایت کی ہے۔ انہیں غلط فہمی ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نہیں فرمائیں، کیونکہ نماز کی طرف اگر تیسری کی نسبت کی جائے تو یہ تو دنیا کی چیز نہیں ہے۔ عورتیں اور خوشبو آپ کو محبوب تھیں[1]۔ آپ ایک ہی رات میں تمام ازدواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ آپ میں تیس[3] مردوں کے برابر قوت تھی[2]۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے

---

[1] آپؐ کو عورت اس لیے محبوب تھی کہ اس وقت انسانیت، معاشرے اور قوم کا مظلوم ترین طبقہ یہی تھا۔ چنانچہ اسلام دنیا میں پہلا مذہب ہے، جس نے حقوق میں اور فرائض میں، تعزیر اور عقوبت میں اور اجر و رحمت میں، ترکہ اور وراثت میں، حرّیت عقد و نکاح میں، حریت طلاق میں، حرّیت فکر و رائے میں، حرّیت انتخاب میں، مرد و زن کے حقوق کے درمیان کوئی تفرقہ روا نہیں رکھا، عورت کی مستقل حیثیت تسلیم کی اور اسے مستقل حقوق دیے۔ (رئیس احمد جعفری)

[2] اس طرح کی روایتیں قطعًا ناقابلِ اعتماد ہیں، یہ واعظوں کی اختراعات ہیں۔ ابنِ قیّم بہترین محدّث ہونے کے باوجود اس جگہ ایک نکتہ جو اصولِ حدیث کا ایک بڑا اہم نکتہ ہے فراموش کر گئے، یعنی کسی (باقی حاشیہ صفحہ پر)

میں جتنا کچھ آپؐ کے لئے مباح کیا تھا، اُمّت کے لئے نہیں کیا تھا۔ آپ ازواج مطہرات کے حقوق میں پوری مساوات اور عدل ملحوظ رکھتے، کسی طرح کا فرق نہ کرتے، رہی محبّت سو آپؐ فرمایا کرتے یا اللہ جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی طور پر کر دی لیکن جو بات میرے بس میں نہیں اس پر مجھے ملامت نہ کیجیو[1]۔ غیر اختیاری چیز" محبّت اور مباشرت تھی[1] اور ان امور میں مساوات لازمی بھی نہیں۔ کیونکہ یہ اختیاری چیزیں نہیں۔

کیا آپؐ پر مساوات برتنا واجب تھا یا آپ کے اوقات بغیر کسی تقسیم کے تھے؟ اس میں فقہاء مختلف الرائے ہیں۔ اس اُمّت میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا! شادی کرو۔ کیونکہ اس اُمّت کی زیادہ تعداد عورتوں پر مشتمل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق بھی دی لیکن پھر رجوع فرمالیا۔ ایک ماہ تک ازواج مطہرات سے ایلاء بھی کیا[2]۔ لیکن آپ نے ظہار کبھی نہیں کیا اور جس نے آپ کے ظہار کا ذکر کیا اس نے بالکل ہی غلط کہا۔ یہاں (ظہار بتانے والے) کی غلطی کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

(باقی حاشیہ) حدیث کی صحت کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ وہ صحاح ستہ میں آئی ہے، یا اس کے راوی غیر مجروح، عدول اور ثقہ ہیں، یا سند میں کسی طرح کا اختلال نہیں۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ "روایت" "درایت" کے معیار پر بھی پوری اترتی ہو۔ جس نبی کا کردار یہ ہو کہ ۲۵ سال کی عمر میں ۴۰ سال کی خاتون سے شادی کر لے، جس کی ایک کے سوا تمام ازواج بیوہ یا مطلقہ ہوں۔ جس نے فقر و فاقہ کی زندگی بسر کی ہو اور ازواج مطہرات سے کہہ دیا ہو کہ اگر اس طرح رہ سکتی ہو تو رہو، ورنہ پوری عزت کے ساتھ حق مہر دے کر میں رخصت کر دیتا ہوں، جو رات میں اتنی عبادت کرتا ہو کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا پھر اور لوگ جب یہ کہیں کہ آپ کو اتنی عبادت کی کیا ضرورت ہے جبکہ آپؐ معصوم ہیں اور وہ جواب دیتے کہ "کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں"؟ اس کے بارے میں اس طرح کی روایتیں قطعًا ناقابلِ قبول ہیں اس لئے کہ درایت انہیں تسلیم نہیں کرتی۔ (رئیس احمد جعفری)

[1] آپ کو حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبّت تھی اور بلاشبہ محبت اختیاری چیز نہیں، لیکن اس میں بھی ایک اہم رمز ہے۔ اللہ نے آپؐ کے دل میں حضرت عائشہ کی محبّت اس لئے زیادہ پیدا کی کہ آپؐ کا یہ اسوہ بھی تعدّد ازواج پر عمل کرنے والے لوگوں کے سامنے آجائے گو ایک بیوی سے انتہائی محبت ہونے (بقیہ اگلے صفحہ پر)